© rasailojaraid.com

فقہی سین جیم

(جوابات نور احمد شاہتاز)

سوال: گندم کی فصل کی کٹائی سے قبل زید نے ایک شخص کے ساتھ معاہدہ کر کے بایں طور نقد معین دیا کہ جب تمہارے کھیتوں میں گندم تیار ہوگی تو اس نقد کے عوض اتنی گندم دینا' جب شخص مذکور کی گندم تیار ہوئی تو وہ طے شدہ مقدار گندم کی لایا لیکن جب وہ گندم لے کر آیا تو گندم کی قیمت بازار میں بڑھ چکی تھی اب اس صورت میں اس شخص سے وہ گندم اسی طے شدہ (سابقہ) نرخ پر لینا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین

یہ بیع شرعاً جائز ہے اسے شرع میں بیع سلم کہتے ہیں جب زید نے رقم کی ادائیگی ایک نرخ مقرر کر کے معاہدہ سلم کے وقت ادا کر دی اور گندم کی مقدار کا تعین بھی کر لیا اور معاہدہ میں دیگر شروط ضروریہ کا بھی ذکر کر لیا تو پھر اس کا اسی طے شدہ نرخ پر گندم لینا شریعت میں حلال و جائز ہے اگرچہ گندم دیتے وقت گندم کی قیمت بڑھ گئی ہو۔ **کما ورد فی کتب الفقہ و علی راسھا شرح وقایہ باب السلم۔ (صح فیما یعلم قدرہ وصفتہ الخ......)**

سوال:

(۱) ایک شخص نے زید سے قیمتاً کوئی چیز ایک متعین قیمت پر اس شرط پر خریدی کہ اگر یہ فروخت ہوگئی تو ٹھیک ورنہ وہ چیز اسی قیمت پر واپس کر دی جائے گی' اور اگر کوئی خرابی واقع ہوگی تو اُس کا تاوان دو معتبر افراد کے طے کردہ حساب سے ادا کیا جائے گا۔ کیا خرید و فروخت کی یہ صورت جائز ہے یا نہیں۔

(۲) ایک شخص نے ایک گاڑی زید سے خرید کر لی اور زرِ ثمن دیدیا اور یہ شرط کر لی کہ اگر یہ گاڑی اتنی مدت کے اندر فروخت ہوگئی تو ایک فی صد منافع کے ساتھ گاڑی کی رقم لوٹا دیں گے اور اگر فروخت نہ ہوئی تو اُسی قیمت پر واپس دے کر اپنا زرِ ثمن واپس لے لیں گے۔ اور اگر یہ گاڑی خراب ہوگئی تو منافع سے حصہ نہ ملے گا بلکہ ایک فی صد تم سے واپس لیں گے۔

☆ الاجتہاد لا ینقض بالاجتہاد ☆ اجتہاد اجتہاد کے ساتھ باطل نہیں ہوگا ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۳) احمد نے بکر سے ایک چیز خریدی اور روپیہ نہیں دیا بلکہ یہ طے پایا کہ چیز فروخت ہونے پر جو کچھ نفع ہوگا اُس میں علاوہ قیمت کے ایک حصہ معینہ نفع بھی دیں گے اور اگر فروخت نہ ہوئی تو واپس کردیں گے اور اس میں بھی شرط سابق قرار پائی گئی ہے اس کا کیا حکم ہے۔

الجواب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین.............

یہ شرطیں اگر بعد انعقاد بیع کے طے کی ہیں یعنی بیع جب ہو چکی ہے اس کے بعد ان شروط کا ذکر ہوا ہے تو یہ تینوں قسم کی بیع جائز ہوں گی اور شروط باطل اور لغو ہو جائینگی اور اگر یہ شروط بیع کے انعقاد کے وقت ذکر کی گئی ہیں تو یہ تینوں بیع فاسد ہیں۔

پہلی صورت میں مشتری کا نفع ہے اگر فروخت ہوگئی تو نفع مل جائیگا اور اگر فروخت نہ ہوئی تو اپنا روپیہ بلاکم وکاست مل جائیگا۔

دوسری صورت میں مشتری و بائع ہر دو کا نفع ہے بائع کے لئے تو یہ ہے کہ قیمت بھی مل گئی اور کچھ اور بھی علاوہ قیمت مل گیا اور مشتری کو یہ نفع ہے کہ اگر فروخت ہوئی تو نفع مل گیا ورنہ اپنا روپیہ مل گیا۔

تیسری صورت میں مشتری کا نفع ہے اگر فروخت ہوگئی تو مفت نفع مل گیا کیونکہ اُس نے زر ثمن تو ادا نہیں کیا اور اگر نہ فروخت ہوئی تو وہ چیز واپس دے کر بری الذمہ ہو جاوے گا۔

اور یاد رہے کہ وہ بیع فاسد ہوتی ہے جس میں نفع............ **احد المتعاقدین یا مبیع مستحق للنفع** کا ہو ....**بخلاف شرط لا یقتضیه العقد وفیه نفع لا حد ای یفسد البیع بهٰذا الشرط ....العاقدین اولمبیع یستحق النّفع (شرح و قایة باب البیع الفاسد.)**

سوال:

(۱) میاں بیوی میں اگر محبت نہ ہو تو اُن کو وظائف وعملیات نیز دعاؤں سے محبت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے یا نہیں؟

محبت کا معاملہ جانبین سے مطلوب ہے یا نہیں؟ اس معاملہ میں ہر ایک کے لئے یکساں حکم ہے یا نہیں؟۔

© rasailojaraid.com